سوال

(40)قرآن کو بلاوضوہاتھ لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ'' اس آیت کریمہ کے پیش نظر کیا قرآن پاک کو بلاوضوہاتھ لگایا جاسکتا ہے یا نہیں کتاب وسنت کے مطابق جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں ذکر کردہ آیت کا معنی یہ ہے کہ ''قرآن مجید کو پاک لوگوں کے سوااور کوئی نہیں چھوسکتا۔'' [۵۶/الواقعۃ:۷۹]

مفسرین نے اس آیت کریمہ کے کئی ایک مطلب بیان فرمائے ہیں۔جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

پاکیزہ لوگوں سے مراد فرشتے ہیں، یعنی یہ کتاب قرآن مجید لوح محفوظ میں ثبت ہے وہاں سے پاک فرشتے ہی لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کسی شیطان کی وہاں تک دسترس نہیں ہوسکتی جواسے لاکر کسی کاہن کے دل پرنازل کردے۔

قرآن پاک کے مطالب ومضامین تک رسائی صرف ان لوگوں کی ہوسکتی ہیں جن کے خیالات پاکیزہ ہوں اور کفر وشرک کی آلودگی سے پاک ہوں۔ عقل صحیح اورقلب سلیم رکھتے ہوں۔جن لوگوں کے خیالات ہی گندے ہوں ان کی رسائی قرآن کریم کے بلند پایہ مطالب تک نہیں ہوسکتی۔قرآن پاک کوصرف پاکیزہ لوگ ہی چھوسکتے ہیں۔ناپاک اورگندے لوگوں کوچاہیے کہ وہ اسے ہاتھ نہ لگائیں۔شرعی اصطلاح میں لفظ طاہر یا مطہر چارچیزوں کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے:

1۔کفار ومشرکین کے مقابلہ میں بندہ مؤمن کوطاہر کہا جاتا ہے، خواہ وہ جنبی ہی کیوں نہ ہو۔

2۔جنابت آلودہ آدمی کے مقابلہ میں غیر جنبی کوطاہر کہا جاتا ہے، خواہ وہ بے وضوہو۔

3۔بے وضوکے مقابلہ میں باوضوآدمی پاک ہے، خواہ اس کے کپڑوں پر نجاست لگی ہوئی ہو۔

4۔نجاست آلود جسم یا نجس کپڑوں والے شخص کے مقابلہ میں وہ شخص طاہر ہے جس کے جسم یاکپڑوں پر نجاست نہ ہو۔ایسے حالات میں قرآنی آیات کا مفہوم متعین کرنے کےلئے صاحب قرآن کے ارشادات کی طرف رجوع کرنا ہوگا، چنانچہ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے مراد باوضوانسان ہے، یعنی بے وضوانسان کوچاہیے کہ وہ قرآن پاک کوہاتھ لگانے

سے اجتناب کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کے نام سے ایک ہدایت نامہ میں فرمایا تھا: ''طاہر انسان کے علاوہ اور کوئی قرآن پاک کو ہاتھ نہ لگائے۔'' [دارمی، کتاب الطلاق، ص ۱۶۱، ج ۲]

یہ حدیث حضرت عمرو بن حزم، حکیم بن حزم، عبداللہ بن عمر اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے متعدد کتب حدیث میں مروی ہے۔ اگرچہ تمام مرویات میں کچھ ضعف پایا جاتا ہے، تاہم کثرت طرق کی وجہ سے اس کی تلافی ممکن ہے، جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ [ارواء الغلیل، ص: ۱۶۰، ج ۱]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد گرامی قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے اور میں خود قرآن پاک پکڑے ہوئے تھا، اسی دوران مجھے خارش کی حاجت ہوئی تو والد گرامی نے فرمایا ''شاید تو نے خارش کے دوران اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا ہے'' میں نے کہا ہاں، تو فرمانے لگے جاؤ! وضو کر کے آؤ۔ چنانچہ میں وضو کر کے دوبارہ واپس آیا۔ [بیہقی، ص: ۸۸، ج ۱]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کا ایک واقعہ منقول ہے، اسحاق مروزی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا کیا بے وضو آدمی قرآن پاک کو ہاتھ لگا سکتے ہیں فرمایا: ہاں، لیکن قرآن پاک دیکھ کر پڑھنے کی صورت میں اسے باوضو ہونا چاہیے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن پاک کو بے وضو آدمی ہاتھ نہ لگائے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کا یہی معمول تھا۔ [ارواء الغلیل، ص: ۱۶۱، ج ۱]

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کو باوضو ہو کر ہاتھ لگانا چاہیے ہاں! حفظ کرنے والے بچوں کو اس کے متعلق رعایت ہے اس کی تفصیل مغنی لابن قدامہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ [ص ۲۰۲ ج ۱] [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 85